



# فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز



اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جائیں اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیں، دور یا یا اسٹنڈر کے کنارے جا کر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیں اور اسے پانی میں ڈبو جائیں، یا پتھر کے بائیں حصے میں کھینچیں اس وقت اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پریسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیکر دوواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قربت ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر کاؤنٹر ہوتا ہے، دماغی

اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک انفریکشن

مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس رواد کو ایک کینڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ یا فروری میں بیاز اور دیگر جزوئی سبزیوں کاٹی جاسکتی ہیں اور مارچ میں پانچ جانوروں کے ساتھ واک کی جاسکتی ہے۔ ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ یا پینٹس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر گلوی ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہاں کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجئے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

## کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لیے مفید ہے، یہ اس ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی بھارتی ہے۔ کم فیٹ و کیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔ اسلاڈ کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں اربسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ کھیرے کے فوائد: کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔ کھیرے کے روزانہ استعمال سے جڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔ کھیرے میں موجود کھیرا کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

## بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات سے قابو اضنا کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پتھوں (مائلس) کی پرت کو سوراخ کرتے ہیں جو کہ فنیٹیشیو، ایڈیٹو یا پیٹھ سے پائیتھ کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضا ہے، جہاں پر پیشاب (یورین) کے ٹھکانے کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار سے نئے نئے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا وہ پری پرت کہتے ہیں۔ یہ پری پرت ٹیسٹس کی وجہ سے گھری ہوئی جین سے یورین ہضم کرتے ہیں۔ بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پرائیٹ گرتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کینسر (سکلر) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیوں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسٹاٹوٹھل کا ہونا وغیرہ بلیڈر کینسر کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پتھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکلر کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین پور پتھروں کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

## گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے

مرئی یاسر: گوشت کھانا یا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔ جن لوگوں نے سینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھانا یا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلڈ پریشر بڑھانے سے اس میں بعض صحت کی نیکیلی پیدا ہوتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔ ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہذا اس سے احتیاط ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھونا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔



انگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37 ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو گیا۔ ان میں سے جن خواتین حضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ گرلنگ،

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مریض گرلنگ یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ خطرہ درمیانے درجے کا ہو سکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف ڈاکٹر ایچ ایچ جیو ہاروڈ نے ایچ ایچ اسکول آف ہیلتھ سائنس میں ریسرچ ٹیلر ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53 ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17 ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر یا پینٹس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

## موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کینسر کا پھول پھولنا شروع ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں تحقیق نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوبیس اسمارٹ فون کے ریڈییشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئی ہے۔ تحقیق نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈییشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ تحقیق نے مذکر (Male) چوبیس پر موبائل ریڈییشن کا استعمال کر کے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں تحقیق نے جب سبکی تحقیق مونث (Female) چوبیس پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوبیس پر بے حد تیز ریڈییشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں schwannomas کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود ریڈیویشن میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس دان جان بوجھ کر یہ بات کہیں سے کہیں سے پھیلے گی فون کی ریڈییشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگانے کے لیے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ ایک عجیب ای طرح کا ٹیومر جنم لیا کہ جو کینسر کا پتہ لگانا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوبیس پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فون کی پرکام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈییشن بھی الگ ہوتی ہے۔

## بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد



میں چھ کھانا پھولوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیتوشیم، آئرن اور فاسفورس پھولوں کو مضبوط بناتا ہے۔ ہیر ایک کم کیلوری والا لیکن فائبر سے بھرپور پھول ہے جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ ہیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف

نئی دہلی: (ایچ بی سی) ہیر ایک مزیدار پھول اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ ایک بھر پور غذائیت والا پھول ہے جو پروٹین، وٹامن، کیتوشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور کیتوشیم سے مالا مال ہے۔ ہیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے

## پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے بچنا ہی نہیں ہے۔ ایسے میں پاستا، میٹرونی کے کوشن، فریو کے لیے یا کٹاف کوشی ٹیوٹری سے کم نہیں ہوگا کہ کہ کیا تھا کہ گٹے سبک انڈیش (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اور جسے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ ہزارہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا شگبک سے کہہ سکتے ہیں کہ پاستا دن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔



نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کھلی، دستی یا دھت کی بجائے کھانے کو خاص طور پر شہری زندگی گزارنے والے لوگ، ہنگامی یا

## 'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کر سکتی ہیں'



بلکان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سرخ سے بلند کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فوری ہسپتال کے سرجیکل اوکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیہ سنگھ ملہوترا کی جانب سے کیا گیا۔ بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شوبنا وارمانے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بیٹائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت وہی کے ہسپتال میں ٹوکری ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ میں تمام نابینا خواتین کو بلکان چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بیٹائی سے محروم خواتین کو سکھا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان کا مرکزی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (ایب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرنی کے ڈسکورنگ مینڈر سے مل کر ڈسکورنگ مینڈر کے نام سے ہم کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر کینسر شائمی کھنڈ کا کہنا تھا کہ جرنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بیٹائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

پاخان یا پیشاب کے وقت خون آنا ہمیشہ بخار رہنا کھانسنے میں خون آنا جنین کے دوران زیادہ خون آنا چھائی میں گٹھ کا ہو جانا بلیڈر کینسر کا علاج: اس کا علاج بہت مشکل اور لمبا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:- سرجری انڈر وینجیل جھری

# وزیر اعظم مودی 6 دسمبر کو واشٹنگٹن میں ہوتسو کا افتتاح کریں گے



نئی دہلی // وزیر اعظم نریندر مودی 6 دسمبر کو واشٹنگٹن میں ہوتسو کا افتتاح کریں گے، جو آج شمال مشرقی ریاستوں کے ثقافتی، سماجی اور اقتصادی تانے بانے کو ظاہر کرنے کے لیے ایک ہتھیار ہے۔ مرکزی وزیر برائے شمال مشرقی علاقہ کی ترقی جی جی راو تھیں۔ ہوتسو کا مقصد ہوتسو کے تانے بانے کو ظاہر کرنے کے لیے ایک ہے۔

نئی دہلی // وزیر اعظم نریندر مودی 6 دسمبر کو واشٹنگٹن میں ہوتسو کا افتتاح کریں گے، جو آج شمال مشرقی ریاستوں کے ثقافتی، سماجی اور اقتصادی تانے بانے کو ظاہر کرنے کے لیے ایک ہتھیار ہے۔ مرکزی وزیر برائے شمال مشرقی علاقہ کی ترقی جی جی راو تھیں۔ ہوتسو کا مقصد ہوتسو کے تانے بانے کو ظاہر کرنے کے لیے ایک ہے۔

ہندوستان کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کیا ہے اور ہادی تازہ کی سلامتی اور انسانی نقصانات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ 26 نومبر کو وسطی عوام کے ساتھ بھارتی کے مافی دن کے موقع پر ایک پیغام میں مودی نے فوری جنگ بندی، برقیوں کی رہائی اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ دہلی میں ملحق سفارتخانے نے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے، ہندوستان فوری جنگ بندی، دہشت گردی کی تمام کارروائیوں کے خاتمے، برقیوں کی رہائی اور فلسطینیوں کو انسانی امداد کی مسلسل فراہمی کا مطالبہ کرتا ہے۔ انہوں نے تازہ کاری کے بعد سے ہونے والے بے پناہ مصائب کو نوٹ کیا اور مذکورہ کراٹ کے ذریعے دور یا سختی مل کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا، جس میں اسرائیل کے ساتھ برائے نام اور ایک خود مختار آزاد فلسطینی ریاست کا تصور پیش کیا گیا۔

# اختراعات کو سماجی فائدے میں تبدیل کرنے کیلئے موثر سائنس مواصلات اہم ڈاکٹر جتیندر



نئی دہلی // موثر سائنس مواصلات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ پارٹ) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی، ارضیاتی سائنس اور وزیر مملکت برائے پی ایم او، ڈاکٹر جتیندر کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں مواصلات کی اہمیت پر زور دیا۔

# قبا ئلی برادری ہمارے ملک کا فخر ہے / نائب صدر جمہوریہ



نئی دہلی // ہندوستان کے نائب صدر جناب جگدیپ سنگھ نے آج کہا کہ قبا ئلی برادری ملک کا فخر ہے۔ نائب صدر نے کہا، "قبا ئلی اور این الاقوامی سطح پر قبا ئلی ثقافت کا احترام کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا، "میں جہاں بھی جاتا ہوں، قبا ئلی طرز زندگی، ان کی ثقافت، ان کی موسیقی، ان کی قبا ئلی خصوصیات، ان کا ہنر، چاہیے وہ کھیلوں میں یوگیا اور بیڈمنٹن، دیکھ کر سحر ہو جاتا ہوں۔" جگدیپ نے کہا کہ 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر اسے پورے ملک کے ذہنی لیگان آئرم اور دھیا پورے ان میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے ہندوستانی ثقافتی وراثت کو اپنی عظمت کے بارے میں خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قبا ئلی برادریوں کے عقائد کو لایق دینے اور تبدیل کرنے کی سزا کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

# فوجی سربراہ جنرل دویدی اگلے ہفتے نیپال کا دورہ کریں گے



نئی دہلی // دو مہینے کے دوران فوجی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل او پی ڈی دویدی اگلے ہفتے نیپال کا دورہ کریں گے۔ وزارت دفاع کے ذرائع نے بتایا کہ جنرل دویدی کا وفد نیپال کے وزیر دفاع اور اہم باہمی درمیان اہم فوجی سفارت کاری کے ایک اور اہم باہمی درمیان گھر سے فوجی تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے، جو مشترکہ سماجی، اقتصادی، مفاہات اور تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ہے۔ ان کا دورہ نیپال کی طرف سے گھنٹوں میں اس بات کی تصدیق کے بعد آیا ہے کہ نیپال کی فوجی سربراہ نے ہندوستان کے بعد پہلے ہندوستان کے دورہ کرنے کی راہنمائی کی ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 22/09/2023 کو پیدا ہوا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 18/09/2021 کو پیدا ہوا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 28/10/2010 کو فوت ہو چکا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 22/01/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 20000 کو فوت ہو چکا ہے۔

# وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے جان باکینز یونیورسٹی کے وفد سے ملاقات کی



نئی دہلی // مرکزی وزیر تعلیم جناب دھرمیندر پردھان نے آج ایک اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات کی جس کی قیادت مسز منالہ سے ڈیپٹی سیکرٹری جی ایم ایس ایم ایس یو (GKIU) کے وفد میں کی گئی تھی۔ وفد میں پروفیسر جی ایم ایس ایم ایس یو (GKIU) کے وفد میں شامل تھے جو بے انتہائی ایک اعلیٰ سطحی وفد کے پاس ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 22/09/2023 کو پیدا ہوا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 18/09/2021 کو پیدا ہوا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 28/10/2010 کو فوت ہو چکا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 22/01/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 20000 کو فوت ہو چکا ہے۔

# اشتہار مسر ادا گاہی ہر خاص و عام

محکمہ مندرجہ عنوانی کے نائب صدر کے نسبت کاغذات عداوت خد میں زیر کار روائی ہے۔ نیز مطابق نمبر وار دھو چو کیہ راجا علاقہ ساہل مذکورہ طور پر نو لوری چن میں سی رہا ہے۔ نیز مطابق Drops card ساہل مذکورہ کار پر خود راجا خواجہ مومو 20000 کو فوت ہو چکا ہے۔

# آسام کا سیمی کنڈکٹر پلانٹ ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام کیلئے ایک گیم چینجر

گوہاٹی // ایسی کنڈکٹر سازی میں ہندوستان کی بلند حوصلہ جانی ترقی کی مثال مور لویوں، آسام میں ایک سیمی کنڈکٹر یونٹ کی ترقی سے ملتی ہے، جس کی سربراہی نانا سیمی کنڈکٹر ایس ای اور یونٹ ہوا۔ ایس ای (TSAT) کرتی ہے۔ یہ ایک ملک کی سب سے بڑی سیمی کنڈکٹر سائنس میں سے ایک ہے۔







# انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریک: یاسر چشتی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترقیحات جنگوں سے لے کر فتنہ خاں تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو کھلی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے سب کتنے خطرات اور پتھرتھرتے ختم کیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترقیحات کو تہذیبی کر کے بونے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیوں و ذہنیات کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے شرط ہے جس کیلئے مستحکم و خوشحال کرنا ہوگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی استعداد کمیشن شروع ہوئی، کیونکہ معیشت دان پر دیکھیں گلیہر تھے کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنپاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیڈرک نے بھی کہا ہوا کہ ایک ایسے عوام میں صلاحیت پیدا کر کے انہیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لانا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انہوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر قیام و مسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہوئے کہ پاکستان ترقی پزیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پزیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، وہ حقیقت ترقی پزیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور ان کے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human

Development Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، معیشتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پیہ جام ہے اور غربت میں گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر تعلیمی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تھانے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انہیں پورا کر سکتے۔

آج اعلیٰ محسوس وجوہات کو جاننا بھلا ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل ہیں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود و تیار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اس کے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کاسن و پختہ گھول پختہ ذہنیات کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے انسانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی ہے، انہیں اس ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تھانے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انتھائی جدید طریقوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تعلیم کی سہولت ہر پتے پر میسر نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو عوامی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہر پتے پر تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ معیاری تعلیم کی کمی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں

ہائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کتنی توجہ نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ گھریلو کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے خود اس حد تک نہیں ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی دیکھیں، پنجاب میں بنیادی ادویات اور ذخیرہ پختہ نونوں کے ہسپتالوں میں اسٹینٹنگ موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی خوردگی بھی ہرگز رستے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور ذہنی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انہیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق سو سے 94 سالہ بچے 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پزیر ہونے لگا ہے۔ خوراک کی گنتیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زرعی کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک کی کمی بنیادی ضرورت کا کوئی پرمان حال نہ ہو وہاں انسان کی ترقی کیسے کریں گے؟

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد ہیں، تازہ ترین تخمینے ہمارے خوش قسمت ترقیاتی ہیں اور ایک بڑا پتہ بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا گروہ اور اسکے ہیں، اور ترقی اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے



پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکر پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان پیپرو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریباً 20 فیصد گریجویٹ طلباء بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلباء میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلباء روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ اگر یہ حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی حالت سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور کوششیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جائے گا خدشہ

# عدم برداشت۔۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریک: منیر محمد طفیل لوہانچ

مجموعی معیاری باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں سل درسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور مہارت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک سائنس کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت ہیروں کے روند دی جائے۔

نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پر ہمارے رد کے لوگ آنرز کی بیڑی پر پھرتے تھے کہ اگر ذہن میں کس کس نقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کو پرنسپل کی حمایت کرنے پر تھیلی کو سزا ملی۔

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عقلمند تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بنوائی ایک وہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات اصرار نے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت باتوں سے ٹھنڈے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسخر کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نے ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس لگتے تو پھر انہیں زبردستی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کھلے تو

استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا جلال الدین رومی عظیم دلی تھے۔ ان کی تحقیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے اسٹاڈنٹس تہذیب کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ صحت کی علامت ماننے جانے والے رویہ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برسرِ سفر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظم "شکوہ" کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی کمی تھی، وہ اپنی اساتذتی کے لیے چیخے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں کھانسی کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش ور شہر آشوب شہر آزی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش ور ہیں کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شہر آزی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی بات سمجھنے کے، الزام دینے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صحیح آج دکھولتے ہی کوئی نیا واقعہ نہیں خوش آمدید کہتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوٹی ہے اور

تھکدی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جانبدار کے تازے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے اعلیٰ دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں برداشت میں ملتی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ہم پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے ہم علمی اور ذہنیوں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک تشویشناک حصہ ہے اسے سننے ہی نفرت، کینہ و عناد تشویشناک برائی سمجھنے میں دشمنی گڑھی کرتی ہے۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو نفرت کو جنم دیتی ہے اور دشمنوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و عناد تشویشناک پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی جارے اور اس کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کو ختم کرنا ہے تو یہ وہ فاصلہ ہے جو نسل دشمنی چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و عناد کا سبب بنتا جاتا ہے۔ خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام مولوی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جھگڑا ہوا ہے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہوا جاتا ہے کہ یہ زمینی زمین کی مٹی ہے اس کو اٹھایا کرو۔ اس طرح جہتوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعہ سامنے آجاتے ہیں یا پھر جہتوں کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز مولوی باتوں سے ہوتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی بڑھ جاتی ہے مگر قتل کی حالتوں میں اس وجہ سے خاندان ٹھنڈی سے مت جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام بات کو لے کر خاندان اور ان کا مسئلہ ناپایا جاتا ہے اور پھر اس خاندان کی وجہ سے باقی قتل و عناد تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں نسل نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔



خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہوا وہی کوئی برف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجو دس کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بننا ہی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوں سے محبت کرنا اور فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کلونا نما اٹھلے تھا دیا جاتا ہے۔ بچے کو کھلے سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہوا جاتا ہے تو وہ اسی اٹھلے سے اپنی تمام بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مولوی باتوں پر آم زور کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑے بڑے رجحان کے پیچھے جھولی انا کی آجاری کے اصول کار فرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہزار رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی بچوں میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی درکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکول ٹیچر گارڈ ہو یا کسی سکول سٹوڈنٹ، ان میں سے ہر شخص روزانہ کی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے۔ جو بقیہ ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سزا کر دینے کا سبب طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت ہیروں سے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر بھی ہوتی باہمی کھل کر آتے ہیں اور یہ مایوسی ہمارے تمام

